

## ساری دنیا کی طاقتیں مل کر بھی غلبہ اسلام کے خدائی منصوبہ کو ناکام نہیں بنا سکتیں

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۳۱ مئی ۱۹۷۷ء بمقام مسجد انصاری ربوہ)

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے درج ذیل آیات کریمہ  
تلاوت فرمائیں:-

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَلَا تُبْطِلُوا أَعْمَالَكُمْ ۝

وَأَنْتُمْ الْأَعْلَوْنَ ۗ وَاللَّهُ مَعَكُمْ وَلَنْ يَتْرُكَكُمْ أَعْمَالَكُمْ ۝

(محمد: ۳۴، ۳۶)

پھر حضور انور نے فرمایا:-

امت مسلمہ کو ان آیات میں ان بنیادی صداقتوں سے متعارف کرایا گیا ہے۔ ایک تو یہ  
کہ اگر امت مسلمہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت سے عملاً باہر نکلنے کی  
کوشش کرے تو ان کے اعمال کا موعود نتیجہ نہیں نکلے گا اور ان کے اعمال باطل ہو جائیں گے اور  
دوسرے یہ کہ دنیا جتنا چاہے زور لگالے وہ امت مسلمہ پر، اگر وہ امت اسلام پر حقیقی معنی میں  
قائم ہو کبھی غالب نہیں آسکتی۔ علو اور غلبہ امت مسلمہ کے ہی مقدر میں ہے اور اس کی وجہ یہ  
ہے فرمایا وَاللَّهُ مَعَكُمْ کہ ان کا ایک حقیقی تعلق اللہ تعالیٰ سے ہوتا ہے اور جس کا حقیقی  
عاشقانہ اور عاجزانہ تعلق اللہ تعالیٰ سے ہو اس کے نیک اعمال، وہ اعمال جن کے اچھے نتیجے نکلتے  
ہیں۔ جن اعمال کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ کی رضا پہلے سے زیادہ حاصل ہوتی رہتی ہے ان اعمال

میں کمی نہیں آتی بلکہ اضافہ ہوتا رہتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی صفات کا ہر دوسرا جلوہ پہلے سے بڑھ کر حسین، پہلے سے زیادہ عظیم ان کے سامنے ظاہر ہوتا ہے پس ہمارے مقام کی پہلی شرط یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی جائے اور اس کے رسول کی اطاعت کی جائے۔ ہمیں سختی سے اس بات کی تاکید کی گئی تھی کہ گالیوں کا جواب دعاؤں سے دینا اور جب کسی کی طرف سے دکھ دیا جائے تو اس کا جواب اس رنگ میں ہو کہ اس کے لئے سکھ کا سامان پیدا کیا جائے۔ اسی لئے پچھلے جمعہ کے موقع پر بھی میں نے ایک رنگ میں جماعت کو خصوصاً جماعت کے نوجوانوں کو یہ نصیحت کی تھی کہ یہ تمہارا مقام ہے اسے سمجھو اور کسی کے لئے دکھ کا باعث نہ بنو اور دنگ فساد میں شامل نہ ہو اور جو کچھ خدا نے تمہیں دیا ہے وہ تمہارے لیے تسکین کا بھی باعث ہے، ترقیات کا بھی باعث ہے۔ وہ ہے صبر اور دعا کے ساتھ اپنی زندگی کے لمحات گزارنا۔ صبر اور دعا کے ساتھ اپنی زندگی کے لمحات گزارو مگر اہل ربوہ میں سے چند ایک نے اس نصیحت کو غور سے سنا نہیں اور اس پر عمل نہیں کیا اور جو فساد کے حالات جان بوجھ کر اور جیسا کہ قرآن بتاتے ہیں بڑی سوچی سمجھی اور منصوبہ کے ماتحت بنائے گئے تھے اس کو سمجھے بغیر جوش میں آ کر وہ فساد کی کیفیت جس کے پیدا کرنے کی کوشش کی گئی تھی مخالفت کی اس تدبیر کو کامیاب بنانے میں حصہ دار بن گئے اور فساد کا موجب ہوئے۔

۲۹ مئی کو اسٹیشن پر یہ واقعہ ہوا۔ اس وقت اس واقعہ کی دو شکلیں دنیا کے سامنے آتی ہیں۔ ایک وہ جو انتہائی غلط اور باطل شکل ہے مثلاً ایک روز نامہ نے لکھا کہ پانچ ہزار نے حملہ کر دیا۔ مثلاً یہ کہ (احمدیوں کی طرف سے۔ ناقل) سوچی سمجھی سکیم کے ماتحت ایسا کیا گیا۔ وغیرہ وغیرہ۔ یہ بالکل غلط ہے اس میں شک نہیں لیکن دوسری شکل یہ ہے کہ کچھ آدمیوں نے بہر حال اپنے مقام سے گر کر اور خدا اور اس کے رسول کی اطاعت کو چھوڑتے ہوئے فساد کا جو منصوبہ دشمنوں کی طرف سے بنایا گیا تھا اسے کامیاب کرنے میں شامل ہو گئے۔ اس سے انکار نہیں کیا جاسکتا اور چونکہ ایسا ہوا اور اگر دشمن کو آپ کے دس آدمی ایک ہزار نظر آتے ہیں تو اس سے آپ کی برأت نہیں ہوتی یہ تو اللہ تعالیٰ کی شان ہے لیکن آپ کی برأت اس سے نہیں ہوتی جتنے بھی اس جھگڑے میں شامل ہوئے۔ انہوں نے غلطی کی اور سوائے نفرت اور مذمت

کے اظہار کے ان کے اس فعل کے خلاف ہم کچھ کر نہیں سکتے نہ امام جماعت احمدیہ اور نہ جماعت احمدیہ۔ اس لئے انہوں نے تو غلطی کی اور چونکہ وہ دشمن کی سوچی سمجھی تدبیر تھی اور ایک نہایت بھیانک منصوبہ ملک کو خراب اور تباہ کرنے کے لئے بنایا گیا تھا اب اس میں آپ کا ایک حصہ شامل ہو گیا اور اب ملک کے ایک حصہ میں آگ لگی ہوئی ہے اور اس آگ کو اس رنگ میں ہوا دی جا رہی ہے کہ یہ شدت اختیار کرے گی۔ یہ آگ جہاں لگی ہے وہاں ۱۹۵۳ء کی آگ سے زیادہ شدید طور پر لگی ہوئی ہے۔ اس وقت حکومت وقت زیادہ تدبر اور زیادہ انصاف سے کام لے رہی تھی۔ اس وقت جو رپورٹیں آرہی اگر وہ درست ہیں تو ان سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ حکومت وقت نہ تدبر سے کام لے رہی ہے اور نہ انصاف سے کام لے رہی ہے۔ بہر حال یہ تو تحقیق کے بعد ہی پتہ لگے گا لیکن اس سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ جن حصوں میں آگ لگی ہے وہاں ۱۹۵۳ء سے زیادہ شدت کے ساتھ اس فساد کے شعلے بھڑک رہے ہیں اور اس کے نتیجہ میں بعض احمدیوں کے دلوں میں گھبراہٹ بھی پیدا ہو سکتی ہے۔ میں حقیقت بیان کرنے کے لئے یہ کہتا ہوں ورنہ میرا یہ کام نہیں تھا کہ میں یہ بتاؤں کہ ان کو کیا کرنا چاہئے۔ جو سیاستدان ہیں ان کو اپنا مفاد خود سمجھنا چاہئے۔ اگر نہیں سمجھیں گے تو دنیا میں حکومتیں آتی بھی ہیں جاتی بھی ہیں۔ میری اس سے کوئی غرض نہیں میں تو مذہبی آدمی ہوں۔

نصیحت کرنا میرا کام ہے ان کو بھی ایک رنگ میں نصیحت کر دی، سمجھنا نہ سمجھنا ان کا کام ہے لیکن اصل چیز میں آپ کے سامنے اول یہ لانا چاہتا ہوں کہ جنہوں نے بھی غلطی کی، غلطی کی ہے اور ہمیں اس چیز کو تسلیم کرنا چاہئے۔ دوسرے یہ کہ صرف انہوں نے غلطی نہیں کی بلکہ انہوں نے اپنی ناسمجھی کے نتیجہ میں دشمن کے ایک سوچے سمجھے منصوبہ میں شمولیت کی اور جماعت کے لئے بھی پریشانی کے سامان پیدا کرنے کے موجب بنے اور ملک کے لئے بھی کمزوری کا سامان پیدا کرنے کا موجب بنے میں سمجھتا ہوں اور میں انہیں یہ نصیحت کرنا چاہتا ہوں کہ وہ کم از کم دس ہزار مرتبہ استغفار کریں اور توبہ کریں اور اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہ کی معافی مانگیں۔ جو بھی اس معاملہ میں شامل ہوئے ہیں۔ مجھے ان کا علم نہیں لیکن جو بھی شامل ہوئے ہیں وہ کم از کم دس ہزار مرتبہ استغفار کریں اور خدا تعالیٰ کے حضور عاجزانہ جھکیں اور اپنی بھلائی

کے لئے اور خود کو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سے بچانے کے لئے دس ہزار مرتبہ اس سے معافی مانگیں اور اس کے حضور عاجزانہ جھکے رہیں جب تک اللہ تعالیٰ انہیں معاف نہ کر دے۔

دوسری بات میں جماعت کے مخلص، سمجھدار، فدائی حصہ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ آگ تو بڑی شدت سے بھڑکائی گئی ہے لیکن یہ آگ ناکام ہوگی۔ اِنْشَاءَ اللّٰهِ تَعَالٰی ناکامی اس معنی میں نہیں کہ کسی احمدی کو بھی مختلف قسم کی قربانیاں نہیں دینی پڑیں گی۔ وہ تو دینی پڑیں گی جب تک جماعت احمدیہ کے احباب وہ اور اس قسم کی تمام قربانیاں خدا کے حضور پیش نہیں کرتے جو قربانیاں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ نے خدا کے حضور پیش کی تھیں اس وقت تک وہ ان انعامات کو بھی حاصل نہیں کر سکتے جو صحابہؓ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رب کریم سے حاصل کئے تھے لیکن دنیا کے کسی دماغ میں اگر یہ بات آئے کہ ساری دنیا کی طاقتیں مل کر بھی اللہ تعالیٰ کی غلبہ اسلام کی اس تدبیر اور اللہ تعالیٰ کے غلبہ اسلام کے اس منصوبہ کو ناکام بنا سکتی ہیں جس غرض کے لئے کہ جماعت احمدیہ قائم کی گئی تھی تو ہمارے نزدیک وہ روحانیت سے دور ہونے کی وجہ سے ناسمجھی کے خیالات رکھنے والا ہے۔ یہ تو ہو نہیں سکتا کہ خدا تعالیٰ کا یہ منصوبہ ناکام ہو جائے۔

قرآن کریم نے جس کے متعلق ہمارا ایمان ہے اور ہمارا پختہ عقیدہ ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اور جس کے اندر کوئی دوسری چیز شامل نہیں ہوئی نہ ہو سکتی تھی اور شیطانی دخل سے اسے خدا تعالیٰ نے محفوظ کر رکھا ہے۔ یہ ہمارا عقیدہ ہے اور ہمارا یہ عقیدہ صرف نظریاتی عقیدہ نہیں بلکہ ہماری زندگیوں نے اس صداقت کو سینکڑوں بار مشاہدہ کیا ہے کہ خدا تعالیٰ کا کلام بہر حال کلام اللہ ہے اور غیر اللہ کا اس میں کوئی دخل نہیں ہے ہم علی وجہ البصیرت اپنی زبان سے بھی اپنے عمل سے بھی، اپنے جذبات سے بھی، ہم اپنی روح کے ہر پہلو سے دنیا میں یہ اعلان کرتے ہیں کہ اس خدا کے کلام میں غیر اللہ کو کوئی دخل نہیں ہے اور یہ کلام ہم میں سے ہر ایک کے کان میں بڑے پیار کے ساتھ یہ کہہ رہا ہے۔ اَنْتُمْ الْاَعْمٰلُوْنَ آخِر کار تم ہی غالب رہو گے۔ جو خدا تعالیٰ سے دور ہونے والے ہیں جو خدا تعالیٰ کی معرفت نہیں رکھتے جو غلط فہمیوں میں مبتلا ہیں وہ ناسمجھیوں کے نتیجے میں غلط اعلانات کرتے ہیں۔ ان کی باتیں باطل

ہیں اور وہ مٹ جائیں گی۔ آج جو ہمارا دشمن ہے وہ یہ حقیقت یاد رکھے کہ کل وہ ہمارا دوست ہوگا۔ وہ اپنے کئے پر پچھتا رہا ہوگا وہ ہم سے مصافحہ کرنے میں فخر محسوس کر رہا ہوگا کہ یہ وہ قوم ہے جس کو پہچانا نہیں گیا، یہ وہ جماعت ہے جس کو دھتکارا گیا اور کمزور سمجھا گیا اور دکھ دینے کی کوششیں کی گئیں اور ایذا پہنچائی گئی اور اللہ تعالیٰ کے فعل نے یہ ثابت کر دیا کہ یہی جماعت صداقت پر قائم ایک جماعت ہے۔

خدا تمہیں کہتا ہے اَنْتُمْ الْاٰخِلُوْنَ کہ بحیثیت جماعت غالب تم نے ہی آنا ہے اگر کسی جماعت کو یہ یقین ہو اگر کسی جماعت کا یہ پختہ عقیدہ ہو کہ خدا تعالیٰ نے آسمانوں پر یہ فیصلہ کیا ہے کہ غالب انہوں نے ہی آنا ہے اگر وہ شرائط ایمان اور شرائط اسلام پوری کرنے والے ہوں پھر ان کو کیا ڈر اور ان کو خدا تعالیٰ کے حضور قربانیاں دینے میں کیا جھجک؟ افراد تو قربانیاں دیا ہی کرتے ہیں ابتدائے اسلام میں بہتوں نے ایسی قربانیاں دیں۔ جب ابھی یہ جھگڑے اور لڑائیاں مخالفین اسلام کی طرف سے شروع نہیں کی گئی تھیں مکی زندگی میں جو ظاہری حالات کے لحاظ سے کمزور زندگی تھی (ورنہ مومن کی روحانی زندگی تو کمزور نہیں ہوتی کیونکہ ساری شیطانی طاقتوں کا وہ مقابلہ کر رہی ہوتی ہے) بہر حال ظاہری لحاظ سے وہ کمزور تھے۔ حالت یہ تھی کہ ان کی اور ہماری بزرگ مستورات میں سے بعض کو ننگا کر کے ان کی شرمگاہوں میں نیزے مار کر ان کو ہلاک کر دیا گیا اور اس وقت کے مسلمانوں میں اتنی طاقت نہیں تھی کہ وہ اپنی خاتون کی عزت کی حفاظت کر سکتے اور خدا نے کہا تھا کہ ہماری اس مخلصہ کی جان کی حفاظت کی ذمہ داری تم پر اتنی نہیں جتنی تم پر اس بات کی ذمہ داری ہے کہ تم ہمارا حکم سنو اور بجالاؤ اور تمہیں حکم یہ ہے کہ صبر اور دعا کے ساتھ ان آفات کا، ان تکالیف کا، دشمن کے ان منصوبوں کا مقابلہ کرو۔ گالی کا جواب گالی سے دے کر نہیں پتھر کے مقابلہ میں پتھر پھینک کر نہیں بلکہ پتھر کھاؤ اور صبر کرو اور دعا کرو اپنے لئے بھی اور ان کے لئے بھی جو پتھراؤ کرتے ہیں۔ یہ مقام ہے ایک احمدی کا اس مقام کو نہ چھوڑیں اور یہ نہ بھولیں کہ اَنْتُمْ الْاٰخِلُوْنَ کا وعدہ اسی صورت میں پورا ہو سکتا ہے جب اطاعتِ خدا اور اطاعتِ رسول کے مقام سے آپ کا قدم ادھر ادھر نہ ہو جائے اور خدا تعالیٰ نے پھر عجیب وعدہ دیا ہے کہ اگر تم اطاعتِ خدا اور اطاعت

رسول پر مضبوطی کے ساتھ اور ثباتِ قدم کے ساتھ ٹھہرے ہوئے ہوں گے اور اللہ تعالیٰ کے دامن کو انتہائی چسپائی کے ساتھ اور انتہائی عشق اور محبت کیساتھ تم نے تھاما ہوا ہوگا تو نہ صرف یہ کہ تم اعلیٰ ہو گے بلکہ تمہیں اللہ تعالیٰ پہلے سے زیادہ حسین اور مقبول اعمال کی توفیق دیتا چلا جائے گا۔

وَ كُنْ يَتَرَكُكُمْ اَعْمَالَكُمْ ان کے اندر کوئی کمی واقع نہیں ہوگی بلکہ اضافہ ہوتا چلا جائے گا۔ انعام کی عطا کہیں ٹھہرے گی نہیں حصولِ انعام کی کوئی آخری منزل نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کہتا ہے میں اس قوم پر انعام کرتا چلا جاؤں گا جس کے افراد انتہائی قربانیاں دے کر میری محبت اور پیار اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق کا سکہ دنیا میں بٹھانے والے ہوں گے۔

غصہ تم ان لوگوں پر کرتے ہو جن کی اولادیں تمہارے کندھے سے کندھا ملا کر اسلام کی راہ میں قربانیاں دینے والی ہیں؟ کیسی نامعقول بات ہے کس نے تم سے کہا؟ قرآن کریم کی کون سی آیت بتاتی ہے کہ مخالف کو اس کی زندگی میں ابدی لعنت کا طوق پہنا دیا جاتا ہے؟ قرآن کریم تو یہ کہتا ہے کہ جو اسلام کا مخالف ہے اور جو صداقت کے مقابلہ میں کھڑا ہوتا ہے اس کو ہم ڈھیل پر ڈھیل دیتے جاتے ہیں، کبھی پکڑتے ہیں کبھی چھوڑتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے منصوبہ کی کوشش یہ ہوتی ہے کہ کسی طرح وہ سمجھیں اور اللہ تعالیٰ کے پیار کو حاصل کر لیں۔ آپ کی بھی یہی کوشش ہونی چاہیے اگر آپ اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں۔

پس دشمنوں کے لئے بھی دعائیں کرو اور اپنے لئے بھی دعائیں کرو اور صبر کا نمونہ دکھاؤ اور خدمت اور خیر خواہی کی ایسی مثال قائم کرو کہ جو آج اشد ترین دشمن ہے وہ بھی اس خیر خواہی اور خدمت اور اس پیار کی تیز دھار سے گھائل ہو اور پھر ہم سب مل کر یہ کوشش کریں کہ جو آج غیر ہیں وہ بھی غیر نہ رہیں اور ہم سب مل کر اسلام کی کچھ اس طرح خدمت کریں کہ جلد تر ساری دنیا پر اللہ تعالیٰ کے اس منصوبہ کے باعث اسلام غالب آئے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا ہر ملک میں بلند ہو اور آپ کی محبت ہر دل کے اندر اس دل کی دھڑکن کے طور پر دھڑک رہی ہو۔ مادی دل کی دھڑکن تو کوئی چیز نہیں ہے جس میں مادی دھڑکن سے زیادہ نمایاں اور زیادہ مؤثر طریقہ پر خدا اور اس کے رسول کی محبت اور عشق کی دھڑکن ہو وہ دل ہے جس کے اوپر یہ عالمین قربان کر دیئے جاتے ہیں۔ وہ دل اپنے سینوں

میں پیدا کرو اور محبت اور پیار کے ساتھ ان لوگوں کے دلوں کو جیتو جو اپنی ناستحبی کی وجہ سے یہ سمجھتے ہیں کہ وہ آپ کے دشمن ہیں۔ تم نے یہ ثابت کرنا ہے کہ تم ان کے دشمن نہیں ہو بلکہ تم ہی ان کے خیراہ ہو، تم ہی ان سے حقیقی پیار کرنے والے ہو تم ہی ان کے دکھوں کو دور کرنے کے لئے پیدا کئے گئے ہو۔ تم نے ان کے اوپر اتنا احسان کرنا ہے کہ ان کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے احسان کی معرفت حاصل ہو جائے۔ وہ چوٹی بہت ہی بلند ہے جہاں تک محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا احسان پہنچا لیکن خاردار جھاڑیاں بیچ میں ہیں وہ نظر نہیں آ رہیں ان خاردار جھاڑیوں کو تم نے محبت اور پیار کے ساتھ صاف کرنا ہے اور پھر اس محبت اور پیار کے نتیجہ میں جو ایک نورانی فضا پیدا ہوگی اس سے انہیں پتہ لگے گا کہ ہمارا محسن اعظم جو تھا (صلی اللہ علیہ وسلم) اس کا کیا مقام تھا۔ اس کے لئے کوشش کرنی ہے۔ چھوٹی چھوٹی باتوں کے پیچھے پڑ کر اپنے اوقات ضائع نہ کرو اور خواہ وقتی طور پر ہی کیوں نہ ہو دوسروں کو ابتلاء میں نہ ڈالو اور جو ایسے منصوبے ہیں جو غلبہ اسلام کی راہ میں روڑے اٹکانے والے ہیں ان منصوبوں میں خود کو شامل نہ کرو۔ تم اس کام کے لئے نہیں پیدا کئے گئے۔ دعائیں کرو اور صبر سے کام لو اور ہمہ وقت خدمت کیلئے تیار رہو اور جس شخص کو یہ وہم ہے کہ وہ آپ کا اشد ترین دشمن ہے اپنی پیاری خدمت کے ساتھ اس کے اس وہم کو دور کرنے کی کوشش کرو تا کہ جو ہم چاہتے ہیں وہ ہمیں جلد تر مل جائے۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔

(روزنامہ الفضل ربوہ ۲۹ جون ۱۹۷۷ء صفحہ ۲ تا ۵)

